JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION ANDCULTURE(JICC)

Volume 6, Issue 2 (July-December, 2023)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903

Issue: https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/14
URL: https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/190
Article DOI: https://doi.org/ 10.5281/zenodo.10976478

Title An exploratory review of the permissibility and impermissibility for various forms of surgery

Author (s): Dr MuhammadAziz, Shahkirullah,Dr.samiul haq

Received on: 29 January, 2023
Accepted on: 26 November, 2023
Published on: 25 December, 2023

Citation: Dr MuhammadAziz, Shahkirullah, Dr.samiul haq
, "An exploratory review of the permissibility and impermissibility for various forms of surgery
" JICC: 6 no, 2 (2023): 17-25

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad

Click here for more

سرجری کی مختلف صورتوں کے جواز اور عدم جواز کا تحقیقی جائزہ

An exploratory review of the permissibility and impermissibility for various forms of surgery

*Dr Muhammad Aziz
** Shahkirullah
*** Dr.samiul haq

Abstract

Surgery is neither inclusively permissible nor exclusively prohibited in Islam. Permissibility or impermissibility depends on its purpose and need. Where there is a sound purpose and actual need, permission will be given accordingly, otherwise no compromise and relaxation will be given. Additionally, it should be noted that in surgery, no body-part or organ of another human being or any other impermissible material should be used. Surgery should not be undertaken merely on the apprehension of risk; rather the fraction of benefit should be dominant over the possibility of harm. Sound purpose refers to eliminating defect and preventing sickness while actual need refers to non-existence of a permissible and easy substitute.

In light of these principles, surgery for fixing a cut lip is permissible for elimination of defect. An additional finger which causes harm can also be removed for prevention of harm. A youngster who is suffering from facial lines and winkles which causes such repulsiveness that no one agrees to marry him/her will be allowed based on prevention of harm. But in the case of an elderly person, such a surgery will not be permissible. Similarly, a youngster who undertakes surgery just to look more handsome will also not be permitted. This article analyzes this issue from various perspectives to elaborate the SharÊ'ah perspective on the issue.

Key Words: *Surgery, Permissible, SharÊ'ah, Beauty*

*Assistant Professor, Department of Islamic Theology, Islamia College Peshawar
**Research Scholar, Department of Islamic Theology, Islamia College Peshawar
***Assistant Professor SBB University Sheringal Dir Upper*

صورت ہر ناظر کو مرغوب ہو ،دیکھنے میں ایسا اچھا نظر آنا کہ چہرہ ہر دیکھنے والے کو بھا جائے،،اعضاء چست مگر بڑھاپے کے اثرات سے محفوظ ہوں اور حسن ماند نہ پڑنے والا ہو یہ ہر شخص کی فطری خواہش ہوتی ہے۔یہ پرانے دور کی باتیں تھیں اب دنیا بہت آگے نکل چکی ہے۔اب فطری حسن کو چار چاند لگانے کی کوشش نہایت معمولی اور معصوم سی حرکت ہے اب مصنوعی حسن اور جنس تک کی تبدیلی ایک حقیقت کا روپ دھار چکی ہے۔ جس کے لیے طب کی مستقل شاخ وجود میں آئی ہے۔جس میں جسم انسانی کے کسی عضو کی ہیئت کو درست کرنے کے لیے خاص طرح کے آپریشن کیے جاتے ہیں۔لیکن یہ بھی مسلّمہ حقیقت ہے کہ دینِ اسلام جو دینِ فطرت بھی ہے ضروریاتِ انسانی اور فطری خواہشات کا بھرپور لحاظ رکھتا ہے۔ضرورت تو دلیلِ شرعی کے مرتبے میں ہے جس کی وجہ سے محظورات اور ممنوعات بھی جائز ہو جاتی ہیں چنانچہ ''الضرورات تبیح المحظورات[1] کا قاعدہ کلیہ خاصہ مشہور ہے،البتہ ضرورت اس بات کی تعیین کی ہے کہ ضرورت کے شرعی معیار پر کونسی چیز پوری اترتی ہے ؟اور اس کی حد کیا ہے ؟ بعض مصالح کی بناء پر شریعت میں خواہشات کی جائز و ناجائز کی تقسیم ضرور ہے، پھر بعض خواہشات کی تکمیل کے لئے حضرتِ انسان کو مخصوص طریقوں کا پابند بھی بنایا گیا ،مگر فطری خواہشات پر مکمل قدغن نہیں لگایا گیا۔بناء بریں ہم انسانی خواہش کو محض ''خواہش''ہونے کی بناء پر مسترد یا'' نظریہ ضرورت'' کی بناء پر جائز نہیں کہا جاسکتا۔اسے طے کرنے کے لئے فقہی قواعد اور فقہاء کی تصریحات کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔

انسانی بدن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ ایک ایسی امانت ہے جس پر انسان کا اختیار نہیں چلتا،اس پر حکمِ خداوندی ہی جاری ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ مخمصہ کی حالت میں انسان کے لیے حرام اور مردار کے استعمال کرنے کا حکم فرمایا اضطرار کی حالت میں اس رخصت سے فائدہ نہ اٹھانے والا گناہ گار مرے گا۔اسی طرح اعضاء کی پیوندکاری ،بلا ضرورت آبریشن،داغ لگوانے، اعضاء ہبہ کرنے ، تلف کرنے اور خودکشی کرنے کی انسان کو اجازت نہیں ہے۔

بناء بریں ضرورت اس بات کی ہے سرجری کے ذریعے اپنے جسم میں کیے جانے والے تصرفات کا جائزہ شرعی نقطۂ نظر سے لیا جائے تاکہ انجانے میں کوئی مسلمان شریعت کے خلاف ورزی کا مرتکب نہ ہو۔آیندہ سطور میں اس کے حکم کی وضاحت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دور حاضر کی اس ابھرتی ضرورت یا خواہش یعنی ''کاسمیٹک سرجری''کی مفصّل بے غبار تشریح متقدمین و متاخرین کی کتابوں اور عصر حاضر میں مطبوع جدید فتاویٰ جات میں نہیں ملتی، لیکن تتبع اور استقراء سے اس سے

متعلقہ اصول کی طرف رہنمائی ضرور ہو جاتی ہے۔ سرجری کے مفصّل احکامات سے قبل وہ اصول پیشِ خدمت ہیں:

- خلقی یا حادثاتی طور پر رونما ہونے والے جسمانی نقائص کو واقعی منفعت، عیب کے ازالے، یا دفع ضرر کی وجہ سے مصنوعی طریقوں سے طبعی ہئیتوں میں ڈھالنا جائز ہے جس کا ثبوت حضرت عرفجہ بن اسعدؓ کے اس واقعے سے ہوتا ہے کہ جب ان کی ناک ٹوٹی تو آپ ﷺ نے عیب کے ازالے کے لیے انہیں سونے کی ناک لگانے کا مشورہ دیا[2]۔
- یہ تبدیلی تغییر لخلق اللہ کے زمرے میں نہ آتی ہو چنانچہ مرد کے لیے داڑھی منڈانے کے عدمِ جواز کے دلائل میں سے ایک دلیل تغییر لخلق اللہ بھی ہے چونکہ عورت میں یہ علّت نہیں پائی جاتی اس لیے اس کا حکم مختلف ہوگا جیسا کہ شامی میں ہے:

وفی تبیین المحارم ازالة الشعر من الوجه حرام الا اذا نبت للمراة لحية او شوارب فلا تحرم ازالته بل تستحب [3]

تغییر لخلق اللہ کے بارے میں قرآن کریم میں سخت وعید آئی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا﴾[4]

(ترجمہ: اور ان کو بہکاؤں گا اور ان کو امیدیں دلاؤں گا اور ان کو سکھلاؤں گا کہ چیریں جانوروں کے کان اور ان کو سکھلاؤں گا کہ بدلیں صورتیں بنائی ہوئی اللہ کی اور جو کوئی بناوے شیطان کو دوست اللہ کو چھوڑ کر تو وہ پڑا صریح نقصان میں)

اس آیت کی تشریح میں علامہ کاندھلویؒ فرماتے ہیں: ''اس آیت میں اس رسم کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت یعنی داڑھی منڈوانے، بتوں کے نام کی سر پر چوٹی رکھنے ، کھال کو گدوانے اور اپنے بالوں میں دوسرے بال لگوانے، سے بگاڑیں گے۔ بعض علماء نے سیاہ خضاب استعمال کرنے، اور مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے کو بھی تغییر لخلق اللہ میں شمار کیا ہے[5] اور جسٹس تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں: اللہ کی تخلیق میں تبدیلی سے مراد آیت میں مذکور کام یعنی جانور کے کان خوا مخواہ چیرنا وغیرہ بھی ہو سکتے ہیں، لیکن آنحضرت ﷺ نے بعض ان کاموں کو بھی اس میں شمار کیا ہے جو عورتیں اپنے حسن میں اضافے کے لیے کیا

کرتی تھیں، مثلاً جسم کے کسی حصے کو سوئیوں وغیرہ سے گود کر نشانات بنوانا، چہرے کی قدرتی رویں کو (جو عیب کی حد تک بڑھا ہوا نہ ہو) صاف کرنا اور دانتوں کے درمیان مصنوعی فاصلہ کروانا۔[6] اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں: صورت بدلنا جیسے خوجہ کرنا یا بدن کو سوئی سے گود کر تل بنانا یا نیلا داغ دینا یا بچوں کے سر پر کسی کے نام چوٹیاں رکھنا۔ مسلمانوں کو ان کاموں سے بچنا ضروری ہے، داڑھی منڈوانا بھی اسی تغییر میں داخل ہے۔[7] تغیر لخلق اللہ کا معنی کرتے ہوئے صاحب مظہری فرماتے ہیں:

عن وجهه صورة او صفة و يندرج فيه فقؤ عين الحامى و خصاء العبيد و الوشيم و الوشير و المثلة[8]" فليغيرن خلق الله "

.اور یقیناً وہ اللہ کی بناوٹ کو بدل ڈالیں گے۔ خواہ یہ تغیر صورت کے اعتبار سے ہو یا حالت کے اعتبار سے۔ تغییر خلق اللہ میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں عال (نر سانڈ) کی ایک آنکھ پھوڑ دینا (جیسا کہ مشرک کرتے تھے) غلاموں کو خصی بنانا۔ گودنا (یعنی سوئی وغیرہ سے ٹیٹوا یا جسم پر نقش و نگار بنانا جس طرح ہمارے زمانے میں متعارف ہے لأھق) خوبصورتی کے لیے دانتوں کو تراشنا یا میت کا مثلہ کرنا یعنی ناک کان یا ہاتھ پاؤں کاٹ دینا ہے۔[9]

حضرت عبداللہ ؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جسم پر نشان بنانے اور بنوانے والیوں، چہرے سے بال نوچنے اور نوچوانے والیوں پر اور حسن کی خاطر دانت تراشنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہے"[10]۔ ایک دوسری حدیث میں ہے: رسول اللہؐ نے جسموں کو گودنے اور گودوانے، بھوؤں کو اکھیڑنے، اور خوب صورتی کے لیے اپنے دانتوں کو تراشنے والیوں پر لعنت کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے کی مانند ہے ۔[11]

یہاں تک کہ بیوی سے شوہر کی خاطر زیب وزینت مطلوب ہے مگر جو زینت تغییر لخق اللہ کو لازم ہو اسے ناجائز ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں

"بان تفرق بين الاسنان لاجل الحسن ولا تيسر ذلک الا بالمبرد و نحوه ولا يفعل ذلک الا فى الثنايا و الرباعيات ولقد الشارع من صنعت ذلک من النساء لان فيه تغيير خلقة الاصلية" [12]

اسی حدیث کے ذیل میں حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

فورود النہي عن ذلک لما فیه من تغییرالخلقةالاصلیة ویفهم منه ان المذمومة من فعلت ذلک لاجل الحسن فلو احتاجت الی ذلک لمداواة مثلا جاز ۔[13]

مذکورہ بالا تفصیل سے "تغییر خلق اللہ" کی حرمت نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہو رہی ہے۔اب جہاں بھی یہ علت پائی جائے گی وہاں حرمت کا حکم آئے گا،البتہ قابلِ تنقیح امر یہ ہے کہ تغییر کے زمرے میں آنے والی چیزیں کونسی ہیں اور کونسی نہیں؟ کیونکہ مطلقاً تغییر حرام نہیں ہے جیسے مہندی لگانا۔

اور اس کی کوئی ایسی جامع تعریف بھی نہیں کی گئی کہ جس سے یہ اندازہ ہوسکے۔ لیکن جزئیات کے تتبع سے جو بات معلوم ہوسکی اس کا حاصل یہ ہے: "جو تغییر عیب کے ازالے یا دفعِ ضرر کے لیے ہو، یا شرعاً اُس کی اجازت ہو لیکن دائمی نہ ہو اور شریعت میں اس کی ممانعت بھی نہ ہو وہ تغییر حرمت سے مستثنیٰ ہوگی"۔

ازالۂ عیب کی مثال عورت چہرے کے زائد بال ختم کروانا ہے۔ چنانچہ فتاویٰ شامی میں ہے:

وفی تبیین المحارم ازالة الشعر من الوجه حرام الا اذا نبت للمراة لحیة او شوارب فلا تحرم ازالته بل تستحب''[14]

دفعِ ضرر کی مثال زائد انگلی کٹوانے کا جواز ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

اذا اراد الرجل ان یقطع اصبعا زائدا او شئاً اخر قال نصیر رحمه الله ان کان الغالب علی من قطع مثل ذلک الهلاک فانه لا یفعل وان کان الغالب هو النجاة هو فی سعة من ذلک[15]

اسی طرح حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کی ناک ٹوٹ گئی تو آپ ﷺ نے سونے کی ناک کا مشورہ دیا یہ ازالۂ عیب کی صورت ہے[16]

ازالہ اور دفعِ ضرر دونوں پر حضرت رافع بن مالکؓ والے واقعے سے بھی استدلال ممکن ہے کہ جب ان کی آنکھ زخمی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب لگایا جس سے ساری تکلیف ختم ہوگئی۔[17]

حکم شرعی کی مثال مونچھوں کا کتروانا ہے جس کا حکم احادیث میں مذکور ہے تو یہ بھی ممنوع تغییر سے مستثنیٰ ہے دائمی نہ ہونے کی مثال مہندی وغیرہ یہ تغییر میں داخل نہیں ہے چنانچہ امام قرطبیؒ سے منقول ہے

وفی کلام القرطبی اشارة الی ضابط ما یکون تغییرا لخلق الله :"انه تغییر الذی یبقی و یدوم۔

اسی طرح تکملہ فتح الملہم میں ہے:

والحاصل ان کل ما یفعل فی الجسم من زیادة او نقص من اجل الزینة بما یجعل الزیادة او النقصان مستمراً مع الجسم"[18]

یہ تبدیلی نفس کے لیے اذیت کا باعث نہ ہو۔ چنانچہ چہرے کے زائد بالوں کو اکھاڑنے سے اسی علت کی وجہ سے منع کیا گیا ہے چنانچہ علامہ شامیؒ اسی علت "ایذاء" کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لِمَا فِي نَتْفِه بِالْمِنْمَاصِ مِنْ الْإِيذَاءِ"[19]

عیب کا ضرر اگر اذیتِ نفس سے زیادہ ہو تو" اذا تعارض مفسدتان روعی اعظمہا ضررا بارتکاب اخفہما"[20] کے قاعدے کے تحت جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔

یہ تبدیلی تدلیس کو مستلزم نہ ہو چنانچہ بوڑھے آدمی کے سفید بالوں پر سیاہ خضاب کی ممانعت اسی وجہ سے ہے جیسا کہ تکملہ فتح الملہم میں ہے:

والحاصل ان کل ما یفعل فی الجسم من زیادة او نقص من اجل الزینة بما یجعل الزیادة او النقصان مستمراً مع الجسم ،وبما یبدو منه انه کان فی اصل الخلقة هکذا ،فانه تلبیس وتغییرمنهي عنه"[21]

اس میں نجس مواد (شراب اور اس جیسی اور چیزیں) نہ استعمال کی گئی ہوں۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

ولایجوز ان یداوی بالخمر جرحا او وبر دابةلا ان یسقی ذمیا ولا ان یسقی صبیا للتداوی [22]

اسی طرح استعمال کیے جانے والے مواد کے اجزائے ترکیبی میں انسانی اجزاء شامل نہ ہوں ۔اگر ہوں تو ان کا استعمال حرام ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں اہے:

الانتفاع باجزاء الادمی لم یجز قیل للنجاسة و قیل لکرامة وهو الصحیح"[23]

فتاویٰ شامی میں اس حرمت کو وسعت پر محمول کیا ہے اور ضرورت کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں:

جزء ادمی و الانتفاع به لغیر ضرورة حرام علی الصحیح"[24]

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ: ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! شادی کے بعد بیماری کی وجہ سے میری بیٹی کے بال جڑنا شروع ہو گئے ہیں کیا میں اس کو دوسرے بال لگوادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بال لگانے اور لگوانے والیوں پر لعنت کی ہے۔[25]

لیکن مبتلیٰ بہ کے اپنے بدن کے کسی جز سے اس عیب کو دور کرنے کی کسی قدر گنجائش ملتی ہے بالخصوص جب وہ استعمال ہونے والا جزء معمولی ہو اس کی کمی خود بخود پر ہو جاتی ہو جیسا کہ ''مجلة المجمع''میں ہے:

یجوز نقل العضومن مکان من جسم الانسان الی مکان اخر من جسمه''[26]

اس تفصیل کے بعد یہ جاننا ضروری ہے کہ اس سرجری کی مختلف صورتیں ہیں۔ ذیل میں ان کی تفصیل حکم کے ساتھ ذکر کی جاتی ہیں:

پہلی صورت

عمر رسیدہ شخص کا چہرے کی جھریاں ختم کرنے کے لیے جلد کو کسی بھی طریقے سے کھینچوا کے خون یا چربی بھر کر سرجری کروانا۔ کیونکہ اس میں انسان تغییر لخلق اللہ کیساتھ رونما ہونے والی فطری تبدیلی کو روکنے دوسروں کو دھوکا دینے، اپنے آپ کو بے جا اذیت دینے، اور نجس مواد استعمال کیا جاتا ہے یہ صورت مذکورہ تمام اصولوں سے متصادم ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

دوسری صورت

جوان شخص کا محض حسن بڑھانے کے لیے سرجری کروانا۔ حلال مواد کے استعمال ہونے کے باوجود تغییر لخلق اللہ اور اپنے آپ کو بلا وجہ اذیت دینے کی وجہ سے پہلے، دوسرے اور تیسرے اصول کی روشنی میں ناجائز ہے۔

تیسری صورت

جوان شخص چہرے کی جھریاں ختم کرنے کے لیے سرجری کروائے اور اس میں خون، چربی، انسانی اجزاء اور نجس مواد استعمال کیا جائے تو یہ پانچویں اور چھٹے اصول کی روشنی میں ناجائز ہو گا۔

چوتھی صورت

جوان شخص چہرے کی جھریاں ختم کرنے کے لیے نجس کے بجائے مواد حلال مواد استعمال کیا جائے اکامیابی کے امکانات بھی غالب ہوں کوئی جائز اور آسان متبادل بھی نہ ہو، تو ایسی صورت میں کسی واقعی منفعت یا ضرر دور کرنے کے لیے ماہر سرجن ہونے کی صورت میں اس کی گنجائش پائی جاتی ہے۔

پانچویں صورت

کسی بھی پیدائشی یا حادثاتی طور پر نقصان زدہ عضو کو اپنی طبعی حالت پر لانے کے لیے مریض کے جسم سے گوشت لے کر یا کوئی حلال مواد استعمال کر کے سرجری کرانا۔ اس میں کامیابی کے امکانات کے غالب ہونے، جائز اور

آسان متبادل نہ ہونے، کسی واقعی منفعت، عیب یا ضرر دور ہونے اور ماہر سرجن کے پائے جانے کی صورت میں اس کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

مصادر و مراجع References

1۔ابن نجیم الحنفی، شرح الحموی علی الاشباہ والنظائر، طبع ,ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی، سن 1418 قاعدہ نمبر 552۔ج1ص418

Ibn Nujaim AlhanafÊ,Shara alhamavi ala AlashbÉwa Al nazÉir,Taba IdÉra l qur´Én wa Õloom Al Islamia Karachi, san 1418 ,QÉida 522,Jild1:418

2۔السجستانی ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ،ج2 ،ص229،حدیث نمبر 4232

Al SajistÉni AbË DaËd SulaimÉn bin Ash'aÏh,Sunan Abi DaËd,Taba´ Maktaba Rashidia Koita,Jild 2:229,Hadith 4232

3۔ابن عابدین، ردالمحتار, مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، سن1404ج5،ص274

Ibn 'AbidÊn,Raddul MuhtÉr,Maktaba Rashidia Koita,San 1404h,Vol5:274

4 ۔سورۃ النساء:119

SËra Al NisÉ':119

5 ۔کاندھلوی, ادریس، معارف القرآن،مکتبۃ المعارف شہداد پور، سن1420،ج:2ص313

KÉndalhlvÊ,ÔdrÊs,Ma'arif al QurÉn,Maktaba Al Ma'arif SahdÉd PËr,San 1420h,Jild:313

6۔عثمانی، محمد تقی،آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، سن2 2 14، ص:206

UsmÉnÊ,Muhammad TaqÊ,A'asÉn Tarjuma QurÉn,Maktaba Ma'arif al Quran Karachi,San 1422h,Pg:206

7۔ عثمانی، شبیر احمد، تفسیر عثمانی، مکتبہ اقراء اشرفیہ کمپنی اردو بازار لاہور، ص:125

UsmÉnÊ,ShabbÊr Ahmad,TafsÊr UsmÉnÊ,Maktaba Iqra Ashrafia KampanÊ Urdu BazÉr Lahore,Pg:125

8۔ قاضی، ثناءاللہ پانی پتی، التفسیر المظہری، طبع دار اللتب العلمیہ بیروت 2007،ج:2ص221

QÉzÊ,San Ullah PanÊ PattÊ,TafsrÊ Al MazharÊ,Taba DÉrul Kutub Al Ôlmia BairËt,Taba 2007, Jild 2:221

9 ۔النشیاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، قدیمی کتب خانہ کراچی، 1954 جلد2، ص 205

Al NÊsha purÊ,Muslim Bin Hajjaj,Sahi Muslim,QadÊmÊ Kutub KhÉna Karachi,Jild2:205

10۔نسائی, ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب، سنن نسائی، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ج:2،ص339، حدیث نمبر 5099

NisÉi,AbË Abdul RahmÉn Bin Shu'aib,Sunan NisÉÊ,Maktaba RahmÉnÊa Lahore,Vol 2:339,Hadith:5099

11۔سنن نسائی ج:2ص:339رقم:5090

Sunan NisaÊ,Jild 2:339,Hadith:5090

12 ۔ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی, فتح الباری، دار الکتب العلمیہ بیروت ج11 ،ص315

Ibn Al Hajar Al 'AsqalÉnÊ,Ahmed bin AlÊ,Fathul BÉrÊ,DÉrul Kutub Al 'Almia Bairut,Vol11:315

13-ابن عابدین،ردالمحتار،: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ،ج5،ص274

Ibn 'AbidÊn,Raddul MahtÉr,Maktaba RashÊdia Koita,Jild 5: 275

14 -الفتاوی الہندیہ، مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ، سن 1983، جلد5، ص360

Al fatÉwÉ Al Hindia,Maktaba Majidia Koita,San 1983,Jild 5:360

15- سنن ابی داؤد،ج2ص229 حدیث نمبر4232

Sunan AbÊ DaËd,Jild 2:229,Hadith:4232

16 -ابن کثیر، عمادالدین،البدایہ والنہایہ،دارالریان للتراث القاہرہ،سن،1988ج3،ص292

Ibn KathÊr,Imadu Al dÊn,Al BidÉya wa Al NihÉya,Darul Al Rayyan Lil TurÉsu Al QÉhira,San 1988,Jild3:292

17-عثمانی، محمد تقی،المفتی,تکملۃ فتح الملھم،دارالقلم دمشق سن،2006ج4،ص116

UsmÉnÊ,Muhammad Taqi,Al MuftÊ,Takmila Fathul Mulhim,DÉrul Al Qalam Dimashq,San 2006,Jild:4:116

18 -ابن عابدین،ردالمحتار مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ 1404،ج5،ص274

Ibn 'AbidÊn,Raddul MahtÉr,Maktaba RashÊdia Koita,Jild 5: 275

19-ابن نجیم الحنفی,زین الدین بن ابراہیم،الاشباہ والنظائر, طبع دارالفکر بیروت، سن،1999,ص98

Ibn Nujaim Al HanafÊ,Zainu Al DÊn bin IbrahÊm, Al AshbÉh wa Al Naza'air,Taba Darul Fikr BairËt,San 1999 Pg:98

20 -عثمانی، محمد تقی،المفتی تکملۃ فتح الملھم طبع دارالقلم دمشق، سن2006ج4،ص116

UsmÉnÊ,Muhammad Taqi,Al MuftÊ,Takmila Fathul Mulhim,DÉrul Al Qalam Dimashq,San 2006,Jild:4:116

21 -بحوالہ بالا

Ibid

22 -الفتاوی الہندیہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۴، طبع مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ، سن1983،ج5ص354

Al FatÉwÉ Al Hindia,Maktaba Majidia Koita,San 1983,Jild 5:360

23 -الفتاوی الہندیہ جلد5 صفحہ354

Al FatÉwÉ Al Hindia,Jild 5:354

24-حصکفی،علاؤالدین,الدرالمختار مع الشامی, طبع ایچ ایم سعید کراچی،ج3ص211

HaskafÊ,A'la Uddin,Al Durrul MukhtÉr ma'a al ShÉmÊ,Taba H M SeeÊd Karachi,Jild 3:211

25 -النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم،ط قدیمی کتبخانہ کراچی1954 ج2،ص205

Al NÊsha purÊ,Muslim Bin Hajjaj,Sahi Muslim,QadÊmÊ Kutub KhÉna Karachi,Jild2:205

26-جماعۃ من علماء العالم الاسلامیہ،مجلۃ المجمع ج1 صفحہ:89

Jama'at min Ulam'a Al A'lam Al IslÉmia,Majja Al Majm'a, Jild 1:89